سوال

(582) منسلک وصیت پر تمام ورثاء کا دست بردار ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(1) اگر میت 1/3 سے زائد مال کی وصیت کردے تو شرعاًنافذ العمل ہو سکتی ہے اور اس کے ورثا شرعیت کی رو سے اسے تبدیل کر سکتے ہیں یا نہیں جبکہ بہت سے ورثا کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اور ضرورت مند ہیں ۔

(2) منسلک وصیت پر تمام ورثاءاپنے جائز حصہ سے دست بردار ہوگئے تھے لیکن اب تمام ورثا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ وصیت غلط ہے اور میت پر سے بوجھ ختم کرنے کی خاطر تمام لوگ اس وصیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں لہٰذا قرآن وسنت کی روشنی میں اس بارے میں فیصلہ دیں کہ آیا ورثا ایسا کر سکتے ہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب کا گرامی نامہ موصول ہوا جس میں آپ نے وصیت کا مسئلہ دریافت فرمایا ۔ تو گزارش ہے کہ صحیحین میں حدیث ہے کہ :

سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول (ﷺ) میرے پاس مال ہے اور صرف ایک بیٹی میری وارث ہے تو کیا میں اپنے مال سے دو تہائی (2/3) کی وصیت کردوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں ۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا تو پھر ایک تہائی (1/3) کی وصیت کردوں ؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک تہائی (1/3) کی وصیت کرلو اور ایک تہائی (1/3) زیادہ ہے ۔ الحدیث (بخاری شریف ۔کتاب الفرائض باب میراث البنات)

اس حدیث سے ثابت ہوا مرنے والا اپنے ترکہ میں سے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی (1/3) کی وصیت کر سکتا ہے ایک تہائی (1/3) سے زائد وصیت کرنے کی اجازت نہیں جب اجازت نہیں تو اگر کسی نے کسی وجہ سے ایک تہائی (1/3) سے زائد وصیت کردی ہو تو اسے ایک تہائی (1/3) کی طرف رد کرکے اصلاح کی جا سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

فَمَن خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ --بقرة182

’’جو کوئی وصیت کنندہ سے کجروی یا گناہ معلوم کرکے اصلاح کردے تو اس پر گناہ نہیں بے شک اللہ بڑی بخشش والا نہایت مہربان ہے ‘‘

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

وراثت کے مسائل ج1ص403

محدث فتویٰ